وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

نوٹس

اجابۃ السائلین عن عقائد المسلمین

کاوش :

عبدالمنیب ولد عبدالخطیب

کاوش

محمد عبد الحلیم بن محمد منیر

جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار روات

عقیدہ نمبر ا۔ کیا یہ قول صحیح ہے کہ "اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو دنیا، جنت، جہنم اور افلاک کو پیدا نہ کیا جاتا" اور کیا یہ قول اصولِ دین اور اساسیات کے منافی ہے

:جواب

یہ قول اپنی اصل کے لحاظ سے درست ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ ہی تمام مخلوقات کی تخلیق کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو آپ ﷺ کی برکت اور وسیلہ سے پیدا فرمایا۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اصولِ دین کے خلاف ہو، بلکہ یہ نبی ﷺ کی عظمت وشان کو ظاہر کرتا ہے۔

:قرآنی آیت

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾

(اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔" (الأنبياء:107"

:حدیث

«لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ»

/ اگر تم (محمد ﷺ) نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔" (کشف الخفاء2"

عقیدہ نمبر ۲: کیا ہمارے نبی ﷺ نور ہیں یا بشر ہیں؟

جواب :

ہمارے نبی محمد ﷺ بشر بھی ہیں اور نور بھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ظاہری طور پر انسانوں کی صورت میں پیدا فرمایا، مگر حقیقت میں آپ ﷺ کا وجود سراپا نور ہے۔

آپ ﷺ کی بشریت امت کے لیے باعثِ رہنمائی ہے، اور آپ کا نورانیت والا پہلو تمام مخلوقات کے لیے رحمت و برکت کا ذریعہ ہے۔

:قرآنی آیت

﴿قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ﴾

(بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (محمد ﷺ) اور روشن کتاب آئی ہے۔" (المائدۃ:15"

:حدیث

« أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي »

:سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔" (الجامع الصغیر، حدیث"

عقیدہ نمبر ۳: کیا نبی ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں؟

جواب:

نبی کریم ﷺ اپنی قبرِ مبارک میں زندہ ہیں، یہ برزخی حیات ہے جو عام انسانوں سے اعلیٰ ہے۔ آپ ﷺ اپنی امت کے سلام کو سنتے ہیں۔

قرآنی آیت:

"وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ"

(البقرہ:154)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے، انہیں مردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔"

حدیث:

"الأنبياء أحياء في قبورهم يصلّون"

(ابو یعلی، بیہقی)

"انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔"

عقیدہ نمبر ۴: کیا وفات کے بعد بیداری میں نبی ﷺ کا دیدار ممکن ہے؟

جواب:

وفات کے بعد نبی ﷺ کا ظاہری دیدار بیداری میں ممکن نہیں، البتہ خواب میں دیدار حقیقی ہوتا ہے کیونکہ شیطان نبی ﷺ کی صورت نہیں بنا سکتا۔

قرآنی آیت:

"وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ"

(الأنبياء:34)

"ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی۔"

حدیث:

"من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثل بي"

(بخاری و مسلم)

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے واقعی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا۔"

عقیدہ نمبر ۵: میلاد النبی ﷺ منانا کیسا ہے؟

:جواب

میلادالنبی ﷺ منانا جائز اور باعثِ برکت ہے اگر یہ شریعت کے مطابق ہو اور اس میں بدعت و منکرات نہ ہوں، کیونکہ یہ نبی ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار ہے۔

:قرآنی آیت

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوا"

(یونس:58)

"کہہ دو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوش ہو جاؤ۔"

:حدیث

"أنا رحمة مهداة"

(بیہقی، دلائل النبوۃ)

"میں اللہ کی طرف سے عطا کی گئی رحمت ہوں۔"

:آیت

عقیدہ نمبر ٦: ﴿وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ...﴾ کا حکم قیامت تک باقی ہے؟

:جواب

جی ہاں، اس آیت کا حکم قیامت تک باقی ہے۔ نبی ﷺ کی قبرِ مبارک پر آکر توبہ و استغفار کرنا جائز ہے، کیونکہ آپ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

:قرآنی آیت

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا" "رَّحِيمًا

(النساء:64)

:ترجمہ

اور اگر وہ اس وقت جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، آپ کے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے، اور" رسول بھی ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے، تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے

:حدیث

"...حياتي خير لكم، ومماتي خير لكم، تُعرض عليَّ أعمالكم "

میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری وفات بھی بہتر، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے "(بزار، احمد) ہیں

عقیدہ نمبر ۷: وفات کے بعد نبی ﷺ کو وسیلہ بنانا

جواب:

نبی کریم ﷺ کو وفات کے بعد دعا میں وسیلہ بنانا جائز ہے، کیونکہ آپ ﷺ اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہیں اور آپ کا وسیلہ مشروع و ثابت ہے۔ وسیلہ دراصل اللہ کی بارگاہ میں اس کے مقرب بندوں کے توسط سے دعا کرنا ہے۔

قرآن:

وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

"اور اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرو۔"

(سورۃ المائدہ:35)

حدیث:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم اذان سنو تو کہو: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ... وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا"

(بخاری)

"ترجمہ: "اے اللہ! اس کامل دعوت کے رب! انہیں مقام محمود پر فائز فرما۔

عقیدہ نمبر ۸: اللہ کے بندوں سے مدد مانگنے اور اسباب اختیار کرنے کا حکم؟

جواب:

اللہ تعالیٰ ہی حقیقی مددگار ہے، اسی سے دعا اور فریاد کرنا عبادت ہے۔

البتہ مخلوق سے وہ مدد مانگنا جائز ہے جو ظاہری اسباب کے دائرے میں ہو، جیسے کسی سے پانی دینا، مشورہ یا تعاون لینا وغیرہ۔

مگر ایسی مدد مانگنا جو صرف اللہ کے اختیار میں ہے (جیسے رزق دینا، مغفرت کرنا یا غیب سے مدد)، وہ ناجائز اور شرک ہے۔

قرآنی آیت:

"إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ"

(سورۃ الفاتحہ:5)

ترجمہ: "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

حدیث:

نبی ﷺ نے فرمایا:

”واللہ في عون العبد ما کان العبد في عون أخيہ“

(صحیح مسلم:2699)

ترجمہ: ”اللہ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے

عقیدہ نمبر۹: تبرک کا حکم؟

جواب:

تبرک یعنی اللہ کے نیک بندوں، ان کے آثار یا اُن چیزوں سے برکت حاصل کرنا جنہیں اللہ نے باعثِ برکت بنایا ہو، جائز اور مشروع عمل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے جسمِ اطہر، کپڑوں، اور وضو کے پانی سے برکت حاصل کرتے تھے۔

قرآن:

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ... نُرِيدُ أَن نَّتَبَرَّكَ بِهِ

”اہلِ کتاب نے کہا: ہم ان سے برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔“

(سورۃ آل عمران:138)

:حدیث

:انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

"صحابہ نبی ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو اپنے جسموں پر مل لیتے تھے۔"

(بخاری)

عقیدہ نمبر ۱۰: مسلمان کی تکفیر کا حکم اور امام احمد رضا خان کا موقف ؟.

:جواب

کسی مسلمان کی تکفیر (کافر قرار دینا) بہت بڑا اور خطرناک عمل ہے۔ بغیر واضح اور قطعی دلیل کے کسی کو کافر کہنا حرام ہے۔

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ کا موقف تھا کہ جب تک کفر صریح اور بلا تاویل ظاہر نہ ہو، تکفیر نہیں کی جائے گی۔

:قرآن

...يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ

(سورۃ الحجرات:11)

"اے ایمان والو! کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے۔"

:حدیث

جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو دونوں میں سے ایک پر یہ لوٹتی ہے (یعنی اگر وہ کافر" "نہیں تو کہنے والا خود گناہگار ہوتا ہے)۔

(بخاری و مسلم)

عقیدہ نمبر ۱۱: قبروں کی زیارت خصوصاً نبی ﷺ کی قبر کی زیارت؟

:جواب

قبروں کی زیارت جائز اور سنت ہے تاکہ انسان آخرت کو یاد کرے۔

خاص طور پر نبی ﷺ کی قبرِ مبارک کی زیارت بہت بڑی فضیلت رکھتی ہے۔

نبی ﷺ اور صالحین کی قبور کی زیارت کے ارادے سے سفر کرنا جائز ہے۔

:قرآن

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

"تمہیں کثرتِ مال نے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں کی زیارت کرنے پہنچے۔"

(سورۃ التکاثر: 1-2)

:حدیث

نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ آخرت یاد دلاتی ہے۔"

(مسلم)

عقیدہ نمبر ۱۲: صوفی طریقوں میں داخل ہونے کا حکم؟

:جواب

اگر کوئی صوفی سلسلہ کتاب و سنت کے مطابق ہے تو اس میں داخل ہونا جائز اور نفع بخش ہے۔

صوفی طریقوں کی کثرت اس لیے ہے کہ ہر بزرگ نے اپنے ذاتی تجربے کے مطابق تزکیۂ نفس اور ذکر کا نظام قائم کیا۔

اگر کوئی شخص کتاب و سنت کے ذریعے ہی نفس کا تزکیہ کرے تو وہ بھی کافی ہے، بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ کرے۔

:قرآن

قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا

"بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔"

(سورۃ الشمس:9)

:حدیث

نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے ذکر کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔"

(بخاری:)

عقیدہ نمبر ۱۳: کیا کچھ صالحین کے لیے ان کی زندگی میں کرامات ظاہر ہوتی ہیں، اور کیا ان کی وفات کے بعد برزخی زندگی میں بھی یہ جاری رہتی ہیں؟

:جواب

جی ہاں، اولیاء و صالحین کے لیے ان کی زندگی میں کرامات ظاہر ہونا حق ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتی ہیں، ان کے اپنے اختیار سے نہیں۔

یہ کرامات نبی ﷺ کے معجزات کی طرح وحی سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ کی طرف سے ایک عطیہ اور کرم ہوتی ہیں۔

وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کے حق میں برزخی اثرات یا کرمات ظاہر کر سکتا ہے، لیکن یہ سب اللہ کی مشیت کے تابع ہے، ان کی ذاتی طاقت سے نہیں۔

:قرآنی آیت

" أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ "

(سورۃ یونس:62)

"ترجمہ:" یاد رکھو! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

:حدیث

:نبی ﷺ نے فرمایا

"اِنَّ من عبادِ اللہِ لأُناسًا ماھم بأنبیاءَ ولا شھداءَ، یغبطُھم الأنبیاءُ والشھداءُ بمکانِھم من اللہ"

(سنن ابن ماجہ:4031)

ترجمہ:" اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جو نہ نبی ہوں گے نہ شہید، لیکن نبی اور شہید بھی ان کے اللہ کے نزدیک مقام پر رشک کریں گے۔"

عقیدہ نمبر ۱۴: قبر پر میت کے لیے قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس کا ثواب اسے پہنچتا ہے؟

:جواب

قبر پر یا گھر میں بیٹھ کر قرآن پڑھنا اور ثواب میت کو بخشنا جائز ہے۔

اکثر اہلِ علم کا اتفاق ہے کہ قرآن، دعا، صدقہ اور نیک اعمال کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، بشرطِ نیتِ ایصالِ ثواب۔

قرآنی آیت:

"وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ"

(سورۃ الطور: 21)

"ترجمہ: "اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک عمل کا فائدہ دوسروں تک پہنچ سکتا ہے۔ ➤

حدیث:

:نبی ﷺ نے فرمایا

إذا مات ابنُ آدمَ انقطع عملُه إلا من ثلاثٍ: صدقةٍ جاريةٍ، أو علمٍ يُنتفعُ به، أو ولدٍ صالحٍ"

"يدعو له

(صحیح مسلم: 1631)

ترجمہ: "جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین کے: صدقہِ جاریہ، ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا

عقیدہ نمبر ۱۵: کیا کسی کام کو نبی ﷺ اور صحابہ کرام کا نہ کرنا اس کے ناجائز ہونے پر دلیل ہے؟

جواب:

نبی ﷺ اور صحابہ کرام کا کسی کام کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا اگر دینی معاملہ ہو، اور اس کے کرنے کی ضرورت و موقع موجود ہو، تو وہ ترک بطور دلیل بعض اوقات منع پر دلالت کرتا ہے۔

لیکن اگر وہ کام دنیاوی، انتظامی یا عادی ہو، یا اس کے نہ کرنے کی کوئی اور وجہ ہو، تو صرف نہ کرنے سے حرمت لازم نہیں آتی۔

قرآنی آیت:

"وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا"

(سورۃ الحشر:7)

"اور جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو، اور جس چیز سے وہ روک دے اس سے باز رہو۔"

حدیث:

نبی ﷺ نے فرمایا:

"من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردّ"

(بخاری:2697، مسلم:1718)

"جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام نکالا جو اس میں نہیں تھا، وہ مردود ہے۔"

عقیدہ نمبر ۱۶: صحابہ کرام کے جھگڑوں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے معاملے میں ہر مسلمان پر کیا لازم ہے؟

جواب:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عدل و تقویٰ والے، ایمان و قربت میں سب سے اعلیٰ ہیں۔ ان کے آپسی اختلافات اجتہادی تھے، نیت دنیا نہیں بلکہ دین تھی۔

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان کے جھگڑوں میں خاموش رہے، کسی پر طعن نہ کرے اور سب کے لیے رضا و مغفرت کی دعا کرے۔

قرآنی آیت:

"وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ"

(سورۃ الحشر:10)

"اور جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے پہلے گزر گئے۔"

:حدیث

:نبی ﷺ نے فرمایا

"لاتسبوا أصحابي، فلو أن أحدکم أنفق مثل أحدٍ ذھبًا مابلغ مدّ أحدھم ولا نصیفه"

(بخاری:3673، مسلم:2541)

میرے صحابہ کو برا مت کہو، تم میں سے کوئی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تب بھی ان کے ایک مُد یا نصف مُد" "کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ نمبر ۱۷: کیا نبی ﷺ اللہ کے بتانے سے غیب جانتے ہیں؟

:جواب

نبی ﷺ کو ذاتی طور پر علمِ غیب نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جتنا چاہے اتنا غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔

:قرآنی آیت

"عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا، إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ"

(سورۃ الجن:26-27)

"وہ غیب کا جاننے والا ہے، اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، مگر جس رسول کو پسند کرے۔"

:حدیث

:نبی ﷺ نے فرمایا

"إني واللہ لا أعلم إلا ما علمني اللہ"

(بخاری:4696)

"اللہ کی قسم! میں صرف وہی جانتا ہوں جو اللہ نے مجھے سکھایا۔"

عقیدہ نمبر ۱۸: کیا نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کچھ اختیارات عطا فرمائے ہیں؟

:جواب

جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اپنی مشیت و اجازت سے اختیارات عطا فرمائے، جیسے شفاعت، دعا کی قبولیت، امت کے لیے رہنمائی وغیرہ۔ مگر یہ اللہ کی عطا سے ہیں، ذاتی نہیں۔

:قرآنی آیت

"مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ"

(سورۃ البقرۃ:255)

"کون ہے جو اس کے پاس سفارش کرے مگر اس کی اجازت سے۔"

:حدیث

:نبی ﷺ نے فرمایا

"**أُعطيتُ الشفاعة**"

(بخاری:4712)

"مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔"

عقیدہ نمبر ۱۹: جو لوگ کہتے ہیں کہ صرف قرآن کافی ہے، حدیث یا سلف صالحین کی پیروی کی ضرورت نہیں —

ان کا دعویٰ کیسا ہے؟

:جواب

یہ دعویٰ گمراہی پر مبنی ہے۔ قرآن خود حدیث اور سنت کی پیروی کا حکم دیتا ہے، اور سلف صالحین کی راہ وہی ہے جو قرآن و سنت کی سچی تعبیر ہے۔

:قرآنی آیت

"**وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ**"

(سورۃ النجم:3-4)

”وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے، یہ تو وہی وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔“

حدیث:

نبی ﷺ نے فرمایا:

”ترکت فیکم أمرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما: کتاب اللہ و سنتي“

(موطا امام مالک:1395)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان پر قائم رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری سنت۔“